بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ

دار الافتاء الحکمہ

(آن لائن دار الافتاء — استفتاء و شرعی رہنمائی)

ڈاکٹر مفتی ابو طیب لقمان

حفظہ اللہ — مفتی و نگرانِ دار الافتاء

فتویٰ نمبر: آرکائیو068

تاریخ: ۵ نومبر ۲۰۲۶ء

سوال

پرائز بانڈ خریدنا اور رکھنا شرعاً کیسا ہے؟ اور آج کل موبائل ایپس اور دکانوں کی انعامی اسکیموں — مثلاً خریداری پر کوپن اور قرعہ اندازی، پوائنٹس کے بدلے اسپین وہیل، اور مخصوص رقم کی خریداری پر بڑے انعامات کی پیشکش — میں حصہ لینے کا کیا حکم ہے؟

الجواب

الجواب وباللہ التوفیق:

۱۔ پرائز بانڈ کی حقیقت اور حکم:

پرائز بانڈ درحقیقت ریاست کو دیا ہوا قرض ہے جس کے ساتھ قرعہ اندازی کے ذریعے انعام کی شرط لگی ہوئی ہے۔ اس میں دو بنیادی خرابیاں جمع ہیں:

- **سود (ربا):** قرض پر کسی بھی قسم کا مشروط نفع سود ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا﴾ (سورۃ البقرہ: ۲۷۵)۔ اسلامی فقہ اکیڈمی (جدہ) نے اپنے فیصلے نمبر ۶۲ (۶/۱۱)، منعقدہ ۱۴۱۰ھ، میں تمام اقسام کے بانڈز کو سودی قروض قرار دیتے ہوئے انعامی بانڈز کے بارے میں صراحت کی ہے کہ یہ ایسے قروض ہیں جن میں تمام یا بعض قرض دہندگان کے لیے نفع مشروط کر دیا گیا ہے، اور اس کے ساتھ قمار کی مشابہت بھی ہے؛ لہٰذا ان کا جاری کرنا، خریدنا اور رکھنا حرام ہے۔
- **قمار (میسر):** تمام بانڈ رکھنے والوں کے مال سے بننے والے مجموعی سودی منافع میں سے چند افراد کو انعام ملتا ہے اور بقیہ محروم رہتے ہیں؛ ایک کا حصہ دوسرے کو بلا عوضِ شرعی منتقل ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے میسر کو شیطانی عمل قرار دے کر اس سے اجتناب کا حکم دیا ہے: ﴿إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ

وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ (سورۃ المائدہ:۹۰)۔ یہی وجہ ہے کہ لجنہ دائمہ نے بھی قرض سے جُڑی انعامی صورتوں کو میسر اور کبیرہ گناہ قرار دیا ہے۔

لہٰذا پرائز بانڈ خریدنا، رکھنا اور اس کا انعام لینا جائز نہیں۔ جس کے پاس پہلے سے موجود ہوں وہ اصل رقم نکلوا کر اس سے نکل آئے، اور اگر انعام مل چکا ہو تو اسے ذاتی استعمال میں لانے کے بجائے فقراء پر صدقہ کر دے، کیونکہ حرام طریقے سے حاصل شدہ مال سے خلاصی کا یہی شرعی راستہ اہلِ علم نے بتایا ہے۔

۲۔انعامی ایپس اور دکانوں کی اسکیمیں:

ان کی تین صورتیں ہیں:

(الف)داخلے کے لیے ادائیگی کرنا: اگر قرعہ اندازی یا اسپین میں شامل ہونے کے لیے رقم دینی پڑے—خواہ موبائل بیلنس کٹوتی ہو، مہنگی ایس ایم ایس ہو، ایپ کے اندر سکے خریدنے ہوں یا انٹری فیس ہو—تو یہ خالص قمار ہے اور حرام ہے؛ کیونکہ آدمی مال داؤ پر لگا کر یا تو سب کھوتا ہے یا دوسروں کا مال پاتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «جو شخص نرد شیر (چوسر) کھیلے گویا اس نے اپنا ہاتھ خنزیر کے گوشت اور خون میں ڈبویا» (صحیح مسلم:۲۲۶۰)۔

(ب)خریداری سے مشروط قرعہ اندازی: اس میں معاصر اہلِ علم کے دو موقف ہیں۔ لجنہ دائمہ اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ کے نزدیک یہ جائز نہیں، کیونکہ اس میں میسر اور غرر ہے، آدمی اصل خریداری کے بجائے انعام کی لالچ میں خرید تا ہے اور یہ لوگوں کے مال کو باطل طریقے سے کھانے کی صورت ہے (فتاویٰ اللجنہ الدائمہ:۱۵/۱۹۱، ۱۵/۱۹۵؛ اور مجلسِ کبار علماء کا فیصلہ نمبر ۱۶۲ بھی اسی مفہوم پر ہے)۔ شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے دو سخت شرطوں کے ساتھ گنجائش دی ہے: پہلی یہ کہ انعام کی وجہ سے اشیاء کی قیمت نہ بڑھائی گئی ہو؛ دوسری یہ کہ خریدار اصلاً اپنی ضرورت کی چیز خرید رہا ہو، محض انعام کی خاطر نہ خریدے۔ **ہمارے نزدیک راجح اور احوط موقف لجنہ دائمہ کا ہے؛** اور جہاں قیمت بڑھا کر یا غیر ضروری خریداری کرا کر انعام کا لالچ دیا جائے وہاں حرمت بالکل واضح ہے، کیونکہ وہاں خریدار یا تو نقصان اٹھاتا ہے یا اتفاقی نفع پاتا ہے—یہی قمار کی حقیقت ہے۔

(ج)مکمل مفت داخلہ: جس اسکیم میں نہ خریداری شرط ہو نہ کوئی ادائیگی، اور شرکت محض مفت ہو، اس میں اپنا مال داؤ پر نہیں لگتا اس لیے قمار کی صورت نہیں بنتی؛ تاہم ایسی لالچ بھری فضا میں وقت ضائع کرنا اور اس کے پیچھے دوڑنا ایک مسلمان کے شایانِ شان نہیں۔

مقاصدی تنبیہ: شریعت نے مال کی حفاظت کو اپنے بنیادی مقاصد میں رکھا ہے اور مال کمانے کو محنت، تجارت اور جائز اسباب سے جوڑا ہے۔ قمار اسی نظام کو الٹ دیتا ہے: یہ مال کو اتفاق کے حوالے کر کے دلوں میں حرص، حسرت اور باہمی عداوت پیدا کرتا ہے—یہی وہ مفاسد ہیں جن کی طرف سورۃ المائدہ کی آیت ۹۱ نے اشارہ کیا ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب

ای میل:luqmanabutayyab786@gmail.com|واٹس ایپ:0323-9821512



دستخط: ڈاکٹر مفتی ابو طیب لقمان

ای میل:luqmanabutayyab786@gmail.com|واٹس ایپ:0323-9821512